45600 ـ خاوند خرچہ نہ دے اور دور رہے تو كيا طلاق طلب كى جا سكتى ہے ؟

سوال

مجھے دو بار طلاق ہو چكى ہے: پہلى بار اس ليے طلاق ہوئى كہ ميں نے خاوند سے مطالبہ كيا تھا كہ وہ ميرے اور بچوں كے ليے مہينہ ميں ايك دن مقرر كر دے جس ميں وہ ہمارے ساتھ بيٹھے اور وہاں اپنے گھر والوں كى ياد نہ كرے.
دوسرى بار طلاق اس ليے ہوئى كہ خاوند دوسرى عورت سے محبت كرتا تھا اور ميرے ساتھ بچوں كے سامنے توہين آميز رويہ اختيار كرتا، اور اسے مجھ پر فوقيت ديتا اور ميرے اور ميرے بچوں كے احساس كا خيال تك نہ كرتا تھا، اور وہ اس سے شادى كيے بغير ميرے سامنے ٹيلى فون پر محبت كى باتيں كرتا رہتا.
اب وہ سفر پر گيا ہوا ہے اور مجھے ميرے بچوں كے ساتھ اكيلا چھوڑ گيا ہے، ميرا اس سے تعلق صرف يہى ہے كہ وہ اپنے گھر والوں كے ذريعہ كچھ خرچ بھيج ديتا ہے.
مجھے يہ بتائيں كہ اگر مجھے طلاق ہو جائے تو اللہ مجھے اللہ اس كا نعم البدل ديگا، اور مجھے اپنے فضل سے غنى كر ديگا اور ميں جو ظلم ديكھ رہى ہوں مجھے اس كے عوض ميں بہتر بدلہ دےگا يا كہ يہ اللہ كى قضاء و قدر پر عدم رضا ہو گى ؟
اور كيا مجھے يہ حق حاصل ہے كہ ميرا ايسا خاوند ہو جس كے ساتھ محبت و پيار اور سكون سے رہوں، يا كہ ميں اور ميرے بچے صرف ماہانہ اخراجات پر ذلت كى زندگى پر راضى رہيں جو ہر ماہ خاوند كے گھر والوں كے ذريعہ بھيج ديتا ہے جس سے ميرى اور بھى زيادہ تذليل ہوتى ہے ؟
اور كيا ميں صبر و شكر كرنے والى شمار ہوتى ہوں يا كہ كمزور كيونكہ ميں طلاق كے خوف كى بنا پر گيارہ برس سے اس زندگى پر راضى ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى نے مرد كے ليے ايك سے زائد بيوياں كرنا مباح كيا ہے، ليكن اسے ظلم و ست مكرنے سے منع كيا ہے اس ليے اگر كوئى شخص ايك سے زائد بيوياں كرنا چاہتا ہے تو وہ پہلى بيوى كو اچھے طريقہ سے ركھے يا پھر اسے اچھے طريقہ سے چھوڑ دے، اور اسے اپنے نكاح ميں اس طرح مت ركھے كہ اس كے پاس جائے ہى نہ اور اسے لٹكائے ركھے، اور اس كے حقوق كى ادائيگى نہ كرے.

اور مرد کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت و پرورش میں کوتاہی سے کام لے، ایك سے زائد بیویاں کرنا اس لیے مشروع نہیں کیا گیا کہ گھروں کو تباہ کیا جائے بلکہ اس لیے مشروع کیا گیا ہے کہ گھروں کی بنایا جائے اور خاندان میں کثرت پیدا کی جائے.

اگر شریعت کے مطابق خاوند نے دوسری شادی کر رکھی ہو تو پہلی بیوی کو لٹکا کر رکھنا اور اس کے پاس نہ جانا اور اس کے حقوق میں کوتاہی کرنا حرام ہے.

لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو کسی غیر شرعی سبب مثلا کسی عورت سے حرام و ناجائز تعلقات، اور فاسد قسم کی شب بیداری کی بنا پر چھوڑ رکھا ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرتا ہو تو پھر حکم کیا ہو گا؟.

دوم:

اگر بیوی اپنے خاوند کے برے اخلاق پر صبر نہیں کر سکتی تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا شمار نہیں ہوگی، بلکہ بعض اوقات تو کبیرہ گناہ کے مرتکب خاوند کے ساتھ رہنا حرام ہو جاتا ہے، جب اولاد کی جانب سے امن کا خدشہ جاتا رہے کہ اولاد بھی اس کے غلط کاموں سے متاثر ہو کر برے کاموں کا ارتکاب کرنے لگے گی.

اور اس لیے کہ طلاق مشروع ہے، بلکہ بعض اوقات تو طلاق طلب کرنا واجب ہو جاتی ہے، اس لیے یہ خیال کرنا کہ یہ چیز تقدیر پر ایمان کے مخالف ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے طلاق بھی اور شادی بھی دونوں مشروع کی ہیں.

اور بیوی کے حقوق میں شامل ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھے طریقہ سے زندگی بسر کرے، اور وہ ایسے خاوند کے ساتھ رہے جو اس کے سکون اور لباس کا باعث بنے، اور ان دونوں کے مابین الفت و محبت اور پیار ہو.

اسی وجہ سے شادی مشروع کی گئی ہے، اگر اس میں سے کوئی بھی چیز مفقود ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں تو یہ شادی کی مشروعیت کی حکمت کے خلاف ہے.

اسی لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنے لیے کسی دین والی عورت کو بطور بیوی اختیار کرے، اور عورت کے اولیاء اور ذمہ داران پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ کے لیے دین و اخلاق کے مالك شخص کا بطور خاوند انتخاب کریں.

کیونکہ جب مسلمان شخص کا گھر اللہ کی شریعت پر قائم ہو اور اس کی بنیاد دین پر رکھی جائے تو پھر اس میں ظلم و ستم اور زیادتی نہیں دیکھی جائیگی.

اور اگر عورت كسى شرعى سبب كى بنا پر اپنے خاوند كو ناپسند كرتى ہے تو اس كے ليے طلاق يا خلع طلب كرنا جائز ہے اور اگر خاوند اپنى بيوى كو ناپسند كرتا ہے اور اسے طلاق دے دے تو وہ اسے پورے حقوق ادا كريگا، يا تو وہ اسے اچھے طريقہ سے ركھے، اور يا پھر اسے اچھے طريقہ سے چھوڑ دے.

اور جب طلاق ہو جائے تو اللہ تعالى اس كے ليے نيك و صالح خاوند بھى عطا كر سكتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر وہ جدا ہو جائيں تو اللہ تعالى ہر ايك كو اپنى وسعت سے غنى كر ديگا .

سوم:

كچھ عورتيں ايسى ہوتيں ہيں جو اس اميد سے اپنے خاوند پر صبر و تحمل سے كام ليتى ہيں كہ اللہ تعالى اس كى حالت كى اصلاح فرما ديگا، يا پھر اس وجہ سے كہ وہ اپنى اولاد سے تعلق قائم ركھے، اور ان كى تربيت و پرورش اور خرچ كا ذمہ دار بنا رہے.

ليكن اگر زيادہ عرصہ گزر جائے اور خاوند كى اصلاح نہ ہو يا پھر وہ اپنى بيوى اور بچوں كى اور بھى زيادہ تذليل كرنے لگے اور ان سے برا سلوك كرنے لگے، اور بيوى كے پاس اپنے اور بچوں كے ليے اخراجات ہوں تو پھر خاوند كے نكاح ميں رہنے كى كوئى وجہ نہيں، بلكہ اسے چاہيے كہ وہ اس سے چھٹكارا حاصل كر لے، يہى اس كى زندگى كے ليے بہتر ہے تا كہ وہ عزت كے ساتھ زندگى بسر كر سكے، اور اپنى اولاد كى شريعت كے مطابق اللہ اور اس كے رسول كى اطاعت ميں پرورش و تربيت كر سكے.

آپ كو اپنے آپ كا محاسبہ كرنا چاہيے، اور آپ اللہ سبحانہ و تعالى كے سامنے توبہ و استغفار كريں، ہو سكتا ہے آپ سے كوئى معصيت و نافرمانى ہوئى ہو يا اللہ كے حق ميں كوئى غلطى و كوتاہى ہو گئى ہو، يا پھر خاوند كے حق ميں يا كسى اور كے حق ميں كوتاہى كر بيٹھى ہوں اور آپ كو اس كا علم بھى نہ ہو.

ہو سكتا ہے جو كچھ ہو رہا ہے وہ گناہوں كى سزا ہو جو آپ نے كيے ہيں اور آپ كو ان كا علم نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تمہيں جو مصيبت آتى ہے وہ تمہارے ہاتھوں كى كمائى كى وجہ سے ہے، اور وہ اللہ عزوجل بہت سى معاف كر ديتا ہے .

آپ اپنى حالت ميں اچھى طرح غور و فكر كريں اور اس امكان كو بھى ديكھيں كہ ہو سكتا ہے اس كے بعد آپ كو كوئى اچھا خاوند مل جائے، يا پھر آپ خاوند كے بغير ہى زندگى بسر كريں.

اس سلسلہ میں آپ اپنے قریبی اور میل جول رکھنے والوں سے مشورہ کریں، اور آپ اس کی بات کو تسلیم کریں جو آپ کے لیے سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہے.

اگر وہ سب طلاق پر ہی متفق ہوں اور آپ کی حالت وہی ہے جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے تو پھر آپ اللہ سے استخارہ کریں، اگر تو طلاق پر دل مطمئن ہو جائے تو طلاق حاصل کر کے اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو اپنی وسعت سے غنی کر دے، اور آپ کے حال کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور اگر آپ دونوں کے لیے بہتر ہے تو پھر آپ دونوں میں صلح کرا دے.

واللہ اعلم .